١٨٧

٢٠٢/٧٨٦

فردوسِ مودّت

مرثیہ۔۔۹

درحالِ ناصرِ امامؑ حضرت حبیب ابنِ مظاہر اسدی علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔۱۳۸۳ھ م ۱۹۶۳ء

تعداد بند۔۔(۱۲۴)

www.emarsiya.com

عرفان کی اقلیم ہے مفتوحِ محبت | کوئی نہیں دل جو نہیں مجروحِ محبت
ممکن ہی نہیں تجزیۂ روحِ محبت | جذبات ہیں طوفان تو دل نوحِ محبت

گردش ہی میں ہر وقت ہے الفت کا سفینہ
رہتا ہے بھنور ہی میں محبت کا سفینہ

پوچھو دلِ حسّاس سے آلامِ محبت | کانٹوں کا شکنجہ ہے کہ ہے دامِ محبت
ایمان ہے پابندئ احکامِ محبت | آسان نہیں باندھنا احرامِ محبت

احساس کی دُنیا میں نہیں دخل کسی کا
کہتے ہیں جسے قلب وہ کعبہ ہے اسی کا

ادراک پہ خالق کا تفضُّل ہے محبت | عرفانِ الٰہی کا توسُّل ہے محبت
دل ۔ آشیاں جس کا ہے وہ بلبل ہے محبت | بُو ۔ جسکی دوعالم ہے وہ گل ہے محبت

اس سے ہی تشدّد کا ہر اک رنگ ہے کٹتا
اس پھول کی پتّی سے دلِ سنگ ہے کٹتا

ساحل ہی نہیں جسکا وہ دریا ہے محبت | احساس بھرے دل کا اثاثا ہے محبت
انسان کی فطرت کا تقاضا ہے محبت | صادقؑ کا ہے ارشاد کہ پردا ہے محبت

یہ پیشِ نظر ہو نہیں سکتی ہے کسی کے
ہیں قلب کے پردوں میں حجابات اسی کے

دل اس سے ہوا تابشِ انوار کا مصدر | اوصافِ بشر میں ہے محبت ہی کا جوہر
فرماتے ہیں یوں اسکے تعلق سے پیمبرؐ | مرجائے جو دُنیائے محبت کو بسا کر

اس دارِ فنا میں کسی حالت میں ہے زندہ
مرنے پہ بھی وہ شخص حقیقت میں ہے زندہ

www.emarsiya.com

دُنیا کے لئے عام ہے پیغامِ محبت | ہے قلبِ بشر مرکزِ الہامِ محبت
معبود کا عرفان ہے انجامِ محبت | پیشِ حُکمأ چار ہیں اقسامِ محبت

عقلی و بہیمی بھی محبت کی ہیں قسمیں
طَبعی و الہٰی بھی محبت کی ہیں قسمیں

خود عشق محبت کی ہے اک منزلِ اعلیٰ | ہے طاعتِ رب عشقِ حقیقی کا نتیجا
اس طرح سے کرتے ہیں بیاں بُو علی سینا | کہتے ہیں جسے عشق وہ اک آگ ہے گویا

روکا نہ کسی نے بھی کبھی اسکے غضب کو
معشوق سے ہٹ کر یہ جلا دیتی ہے سب کو

نازک ہے رگِ گل سے بھی پیمانِ محبت | کانٹوں ہی کے نیچے ہے گلستانِ محبت
ڈوبا ہوا ہے خون میں دیوانِ محبت | دل ۔ تُلتے ہیں جس میں وہ ہے میزانِ محبت

آفات کا معیار محبت کی کسوٹی
تلوار کی ہے دھار محبت کی کسوٹی

اس راہ میں ہر گام پہ کرتا ہے جگر آہ | خود موت مسافر کے رہا کرتی ہے ہمراہ
ہیں ایک ہی منزل میں گدا ہوں کہ شہنشاہ | ہے خون کے دھارے پہ محبت کی گزرگاہ

خود اپنے ہی ماتھے پہ لہو ملتے ہیں عُشاق
سر لیکے ہتیلی پہ یہاں چلتے ہیں عُشاق

ہے دل کا لہو انجمن آرائے محبت | طوفان کے دامن میں ہے دریائے محبت
گل کہتے ہیں پُر خار ہے صحرائے محبت | آئینۂ منزل ہے کفِ پائے محبت

منزل سے ہوا آتی ہے ایک ایک قدم پر
لَو ۔ عزم کی تھرّاتی ہے ایک ایک قدم پر

www.emarsiya.com

اس راہ میں چلنے کیلئے دل ہو کشادہ | ثابت قدمی کی ہے یہاں ساکھ زیادہ
اس دشت میں درکار ہے مضبوط ارادہ | کہتے ہیں محبت جسے کانٹوں کا ہے جادہ

اُلجھن ہے بہت گیسوئے تدبیر کے بَل میں
ہے خون ۔ حنا بن کے یہاں پائے عمل میں

یوں ہی نہیں ملتا ہے محبت کا خزینہ | ہمت کا جہاں جس میں ہو وہ چاہئے سینہ
ساحل پہ پہنچتا ہے جو الفت کا سفینہ | پیشانئ تدبیر پہ آتا ہے پسینہ

مئے تیز ہے تاثیر میں الفت کے سُبو کی
گرمی ہے محبت کی حرارت میں لہو کی

پُر خار نگاہوں میں محبت کا ہے بیشہ | نازک ہے رگِ گل سے بھی اس خار کا ریشہ
ہم رُتبۂ ایماں ہو محبت کا جو پیشہ | ہو شاخِ شجر ہاتھ میں ایمان کا تیشہ

جنگل پہ نظر ہو تو سمندر اُبل آئے
پتھر کا جگر چیر کے پانی نکل آئے

ہو قلب میں جب ناوکِ الفت کی نشانی | زخموں کے دہن پر ہو محبت کی کہانی
کیا بات ہے الفت کیلئے بُعدِ زمانی | پیری میں پلٹ آئے زلیخا کی جوانی

اک شکلِ حسیں صفحۂ دل پر اُتر آئے
محبوب کا رُخ پرتوِ یوسفؑ نظر آئے

خنجر ہے ہر اک جسکی شکن یہ وہ ہے بستر | جادو ہے یہ وہ جسکا نہیں ہے کوئی منتر
ساحل ہی نہیں جسکا یہ ایسا ہے سمندر | تلوار یہ ایسی ہے وفا جس کا ہے جوہر

یہ تیر وہ ہے زخمِ جگر جس کا نشاں ہے
جو کھنچ کے کڑکتی نہیں ایسی یہ کماں ہے

www.emarsiya.com

وحشت کی قسم پُرزے ہے اس حُور کا دامن | زخموں کے جہاں پھول ہیں ایسا یہ ہے گلشن
حالاتِ گلستانِ ولا جن پہ ہیں روشن | کہتے ہیں اسے برق کی لہروں کا نشیمن

صیّادِ تفکر کا بھی بس چل نہیں سکتا
یہ آشیاں وہ ہے کہ کبھی جل نہیں سکتا

وابستہ ازل سے ہے محبت کی کہانی | انسان ہے فانی ۔ پہ محبت نہیں فانی
طوفان ہے دریائے محبت کی روانی | پتھر پہ لکھوں لفظِ محبت تو ہو پانی

فولاد کا دل موم بنے اس کے اثر سے
اُڑتا ہوا طائر بھی گرے اس کی نظر سے

دُنیا میں مگر آج کہاں مہر و مُروت | ہے دشمنی آپس میں دلوں میں ہے کدورت
ماں باپ اور اولاد میں اب وہ نہیں الفت | اب تو ہَوسِ نفس کا ہے نام محبت

دل رکھتے نہیں تیشۂ فولاد کے نقّال
دُنیا میں نظر آتے ہیں فرہاد کے نقّال

قربان حیا کرتے ہیں دولت کی ہَوس پر | پامال وفا کرتے ہیں دولت کی ہَوس پر
ذلت سے جیا کرتے ہیں دولت کی ہَوس پر | عزت کو فنا کرتے ہیں دولت کی ہَوس پر

کیا قہر ہے دولت کی نظر سے ہے محبت
انساں سے محبت نہیں زر سے ہے محبت

کیوں ہو نہ ہمارے نظریات پہ حیرت | قابل ہے محبت کے جو ہے صاحبِ ثروت
جو زر نہیں رکھتا وہ ہے ناقابلِ الفت | پردے میں محبت کے ہے پوشیدہ عداوت

اُٹھتا ہے اب انسان کی فطرت کا جنازہ
ہے دوشِ عداوت پہ محبت کا جنازہ

www.emarsiya.com

انسان ہیں سب ایک خیالات میں ہے فرق
رکھتے ہیں زباں سب ہی مگر بات میں ہے فرق
افکار میں ایماں کی علامات میں ہے فرق
جو ایک ہیں اُن کے نظریات میں ہے فرق
تنظیم کے حالات جو ابتر نظر آئے
ہر فرقے میں بھی فرقے تہتر نظر آئے

نظروں میں کوئی صاحبِ تکریم نہیں ہے
اطوار ۔ جہالت کے ہیں تعلیم نہیں ہے
وہ فہم ہے جو خوگرِ تفہیم نہیں ہے
کیوں ہوں نہ پریشان کہ تنظیم نہیں ہے
ہنستے ہیں خضرؑ دیکھ کے یہ منظرِ قومی
ہر فرد کا دعویٰ کہ میں ہوں رہبرِ قومی

الطاف کے ابرو میں بھی خنجر کی خمی ہے
احساس کی آنکھوں میں تصنّع کی نمی ہے
دل میں ہے مسرت تو نگاہوں میں غمی ہے
یہ کیا ہے غضب الفتِ فطری میں کمی ہے
رہتا نہیں انسان یہاں عقل کے بس میں
دشمن ہے پسر باپ کا دولت کی ہَوس میں

ہوتا ہے جو ہم قوم غمِ دہر سے نالاں
غُربت کو محبت کے سمجھتے نہیں شایاں
کر سکتا نہیں درد کا اُس کے کوئی درماں
ہنستے ہیں جو افلاس سے ہوتا ہے پریشاں
کیوں آئے کوئی صاحبِ ادبار کے نزدیک
آتے نہیں گرتی ہوی دیوار کے نزدیک

کیا قہر ہے باطل نے حقیقت کو گرایا
زر کے لئے مفلس کی محبت کو گرایا
دُنیا کے لئے وزنِ صداقت کو گرایا
افسوس ہے نظروں سے شرافت کو گرایا
توہین نظر آتی ہے اب آخری حد پر
دولت کی ہنسی آج ہے غُربت کی لحد پر

www.emarsiya.com

یاد آتا ہے احباب کے کردار کا بانا | وہ بارِ الم غیر کی خاطر سے اُٹھانا
وہ اُن کے پسینے کی جگہ خون بہانا | کب آئیگا وہ مہر و محبت کا زمانا

وہ دَور تو واپس کسی تدبیر نہ ہوگا
یہ خواب تو شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا

افسوس ہم اسلاف کی خصلت نہیں رکھتے | جو خاص ہے اللہ کی نعمت نہیں رکھتے
ہیں آدمی انسان کی طینت نہیں رکھتے | دل رکھتے ہیں پہلو میں محبت نہیں رکھتے

واقف ہیں خوشی سے دلِ مغموم سے غافل
انساں ہیں مگر اُنس کے مفہوم سے غافل

خاصانِ خدا سے جنہیں ہوتی ہے موّدت | کرتے ہیں وہ دُنیا ہی میں نظّارۂ جنت
اس طرح سے ہے جذب نبوت میں ولایت | حیدرؑ کی محبت ہی نبیؐ کی ہے محبت

معراج ۔ محبت ہے رسولِؐ دوسرا کی
احمدؐ کی محبت ہی محبت ہے خدا کی

اسلام کی دولت ہے وِلا حق کے نبیؐ کی | خالق کی ودیعت ہے وِلا حق کے نبیؐ کی
لاریب عبادت ہے وِلا حق کے نبیؐ کی | عرفانِ حقیقت ہے وِلا حق کے نبیؐ کی

وہ کام ہی بے سُود ہے مقصد نہیں جسمیں
مُسلم وہ نہیں الفتِ احمدؐ نہیں جسمیں

محبوب سے محبوبِ خدا کے جو ہے الفت | مومن کی نگاہوں میں ہو اپنی ہی رفعت
دل بن کے ہو سینے میں اگر اجرِ رسالت | ہر سانس میں تحلیل ہو حیدرؑ کی محبت

آئینۂ اخلاص میں الفت کا ہو جوہر
نبضوں کی روانی میں محبت کا ہو جوہر

www.emarsiya.com

حیدرؑ کی محبت میں نہاں جوہرِ جنت | حیدرؑ کی محبت کا سبق دفترِ جنت
حیدرؑ کی محبت میں ہے اک منظرِ جنت | حیدرؑ کی محبت ہے کلیدِ درِ جنت

اس باغ میں ایمان کا شاداب شجر ہے
گلزارِ جناں الفتِ حیدرؑ کا ثمر ہے

حاصل ہوا توحید کا ایقان اسی سے | مومن کی عبادت کی بڑھی شان اسی سے
اعمال کے پیکر میں رہی جان اسی سے | ہوتی رہی ایمان کی پہچان اسی سے

جو وجہہ قبولیتِ اعمالِ جلی ہے
وہ اصل میں حُبِ نبیؐ و آلِ نبیؐ ہے

رکھی دلِ عرفاں کی بِنا حُبِ علیؑ نے | ایمان کو ایمان کیا حُبِ علیؑ نے
دل کو شرفِ کعبہ دیا حُبِ علیؑ نے | لکھا سبقِ حُبِ خدا حُبِ علیؑ نے

صورت سے منافق کے نقاب اس نے اُٹھادی
کی ہیزُمِ عصیاں پہ نظر آگ لگادی

ہر شئے میں یہی حُبِ علیؑ جلوہ نما ہے | اس کے ہی سہارے سے تو ایماں کی بقا ہے
یہ ماحَصَلِ جذبۂ عرفانِ خدا ہے | حیدرؑ کی ولادت کا سبق اس نے پڑھا ہے

معبود کی مرضی ہے وِلا حق کے ولی کی
اسلام کی تکمیل ولایت ہے علیؑ کی

اقرارِ ولایت سے صدف میں بنے گوہر | اقرارِ ولایت ہی سے خنداں ہے گلِ تر
اقرارِ ولایت سے بنا سنگ میں جوہر | اقرار کا حاصل بنے ممتاز پیمبرؑ

موسیٰؑ کو عصا حق نے دیا اسکے صلے میں
تمغہ یدِ بیضا کا ملا اسکے صلے میں

www.emarsiya.com

بستر پہ نبیؐ کے ہوا اظہارِ ولایت | سوتا تھا وہاں طالعٔ بیدارِ ولایت
ہاتھوں پہ نبیؐ کے جو تھا شہکارِ ولایت | میدان میں خُم کے ہوا اقرارِ ولایت

ساغر کو مودّت کے لیا دستِ ولی سے
وہ پی گئے ۔ اخلاص جو رکھتے تھے علیؑ سے

اخلاق کے جوہر کا محبت ہے خزینہ | یہ خاتمِ کردارِ بشر کا ہے نگینہ
یوسفؑ کی نگاہوں میں یہ ہے ایک حسینہ | عرفان ۔ اسی قصرِ محبت کا ہے زینہ

باطن میں پہنچتی ہے رسولِ دوسرا تک
باواسطہ خود اس کی رسائی ہے خدا تک

پیشانیٔ ایقاں پہ یہ ہے صورتِ افشاں | باطن میں یہ ہے شانہ کشِ گیسوئے عرفاں
اس کا ہی تصدق تو ہے دس درجے کا ایماں | سلمانؓ اسی کے ہی سبب سے ہوئے سلماںؓ

اس سے ہی رسولوں کو مدارج بھی ملے ہیں
یہ دل میں جب آئی تو اوالعزم ہوئے ہیں

اخلاق کے رستے کی یہی راہ نما ہے | انسان کے جینے کا اسی سے تو مزا ہے
ہر ایک پیمبر میں یہی جلوہ نما ہے | اللہ سے بھی ربط محبت نے رکھا ہے

مرکز ہی محبت کے شہنشاہِ ہدا ہیں
اب اور ہو کیا مصطفےٰؐ محبوبِ خدا ہیں

سر مست ہیں صہبائے وِلا کے یہ سراسر | مقدادؓ خوش انجام کُمیلؓ اور ابوذرؓ
حُجرؓد بنِ یاسرؓ سے جری میثمؓ و قنبرؓ | سلمانؓ و رشیدؓ ہجری مالکِ اشتر

کس اوج پہ ہے خلد کے میخوار کا رتبہ
کیا پوچھتے ہو حضرتِ عمارؓ کا رتبہ

www.emarsiya.com

یہ وہ ہیں کہ کرتا نہ تھا جسکی کوئی امداد | جس کا ہوا گھر بار رہِ صبر میں برباد
تھا قلب کو جسکے سبقِ حُبِ نبیؐ یاد | سہتے رہے دُنیا میں جو کفّار کی بیداد

اسلام کے رُخ پر دلِ بینا کی نظر تھی
تلوار نہ تھی ساتھ تقیّے کی سپر تھی

کس کس کو جہاں میں ہوی معراجِ محبت | اس کے ہی تصدق سے ہے سلمانؓ کی رفعت
میداں میں یہ ہے مالکِ اشتر کی شجاعت | الفت جسے کہتے ہیں ابوذرؓ کی ہے دولت

ذی روح کی سانسوں کا ترانہ ہے محبت
انسان کی طاقت کا خزانہ ہے محبت

دریائے محبت کے بہت تیز ہیں دھارے | عرفان کے گل قلب میں اس نے ہی نکھارے
نقشے رُخِ ایماں کے اسی نے تو اُبھارے | چڑھتے رہے سولی پہ اسی کے ہی سہارے

ہر حال میں ٹوٹا نہیں پیمانِ محبت
میثمؓ نے کیا دار پہ اعلانِ محبت

عزت کی ہوا ہے یہ سلیماںؑ کی زباں میں | کشتی ہے یہی نوحؑ کی طوفاں کی زباں میں
دس درجے کا ایماں ہے یہ سلماںؓ کی زباں میں | دُنیائے مودّت ہے یہ قرآں کی زباں میں

ہو آلِ نبیؐ سے تو عبادت ہے محبت
حد ہوگئی خود اجرِ رسالت ہے محبت

عاشور کے دن آئے نظر اس کے نظارے | تھے تشنہ دہاں نہرِ شہادت کے کنارے
آپس میں جواں کرتے تھے مرنے کے اشارے | کی جنگ ضعیفوں نے محبت کے سہارے

سب عُمر کے درجوں نے نباہی ہے محبت
بچوں کو بھی میدان میں لائی ہے محبت

www.emarsiya.com

شبیرؑ کے اطراف تھے انصارِ محبت
سمجھا گئے دُنیا کو جو معیارِ محبت
مرکز تھے شہِ دیں تو یہ پرکارِ محبت
عاشور کو تھی گرمئی بازارِ محبت
اخلاص کا معیار تھا یوسفؑ تھے بہتر(۷۲)
اللہ خریدار تھا یوسفؑ تھے بہتر(۷۲)

ان میں ہی حبیبؓ ابنِ مظاہر سے ہیں عامل
کہتے ہیں جسے سبطِ نبیؐ فقہ میں کامل
ہیں سبطِ پیمبرؐ کی محبت کے جو حامل
کوفے سے جو آکر ہوئے انصار میں شامل
تحریر کیا خط اُنہیں خالق کے ولی نے
نُصرت کو بُلایا ہے حسین ابنِ علیؑ نے

کس شوق میں کوفے سے یہ عالی نسب آئے
آداب سے آگاہ جو تھے باادب آئے
رستے میں ادا کرتے ہوئے شُکرِ رب آئے
زینبؑ ہوئیں خوش شہؑ کی مدد کو یہ جب آئے
کیا رتبہ حبیبؑ ابنِ مظاہر کو ملا ہے
خود دخترِ زہراؑ نے سلام ان کو کہا ہے

جی میں ہے کہ تصویرِ جری طُور پہ کھینچوں
سورج کی کرن سے ورقِ نور پہ کھینچوں
ہنگامِ سحر دامنِ کافور پہ کھینچوں
طے کرلیا بس صفحۂ عاشور پہ کھینچوں
محسوس ہو افکار کی طلعت میں اضافہ
ہو روشنئی صبحِ قیامت میں اضافہ

اے خامۂ ظلمات شکن نور فگن ہو
لفظوں کے تسلسل میں شہادت کا چمن ہو
قرطاس پہ خط کھنچتے ہی سورج کی کرن ہو
کاغذ کی سپیدی میں سپیدئ کفن ہو
چہرے نظر آنے لگیں انوارِ سحر میں
لشکر ہو بہتر کا مری فکر و نظر میں

www.emarsiya.com

عاشور کی وہ صبح وہ سورج کا نکلنا | حُرؑ کا خطِ تقدیر پہ کروٹ وہ بدلنا
جذباتِ شہادت کا دلوں میں وہ مچلنا | سانچے میں عزائم کے بہتر کا وہ ڈھلنا
معراج کی حد پر وہ ولا فوجِ خدا کی
وہ مقصدِ سرورؑ پہ نظر اہلِ وفا کی

وہ شامیوں کے دوش پہ مذہب کا جنازا | وہ فکرِ بنِ سعد پہ چھائی ہوئی دُنیا
وہ قلب میں بس رہئے کی حکومت کی تمنا | وہ روح سے اسلام کی بیعت کا تقاضا
وہ عزم کی طاقت سے قوی دل شہِؑ دیں کا
وہ ضربِ شہادت سے یقیں فتحِ مُبیں کا

وہ سامنے شبیرؑ کے بدعات کا طوفاں | اُڑتی ہوی اسلام کی وہ زلفِ پریشاں
وہ ظلم کی تلوار کے نیچے رگِ ایماں | نظروں میں وہ بکھرا ہوا شیرازۂ قرآں
وہ تیغ بکف صاحبِ منبر کا نواسہ
وہ وقت کا نبّاص پیمبرؐ کا نواسہ

پیاسوں کی نگاہوں میں وہ دریا کی روانی | وہ شرم کے انداز میں بہتا ہوا پانی
تیغوں کا وہ سایہ وہ پیمبرؐ کی نشانی | وہ آئینۂ موت میں اکبرؑ کی جوانی
ادراک اور احساس پہ آثار وہ غش کے
سانسیں علی اصغرؑ کی وہ جھولے میں عطش کے

وہ عُقدہ کشا قلب میں تدبیر کے ناخن | تیور وہ نئے اور نئے انداز نئی دُھن
ہر ایک کو وہ فتحِ مقاصد کا تیقُّن | میزانِ عمل میں وہ محبت کا توازُن
وہ ابنِ یداللہؑ کے ارمان کی بازی
وہ دیں کے تحفظ کے لئے جان کی بازی

www.emarsiya.com

عباسِؑ علمدار کا تیور وہ بدلنا
غازہ وہ وفا کا رُخِ پُر نور پہ ملنا
سجادؑ کی نبضوں کا بہت سُست وہ چلنا
وہ شہ رگِ شبیرؑ کا رہ رہ کے اُچھلنا
وہ پیشِ نظر دین کے انجام کا نقشہ
آنکھوں میں وہ مستقبلِ اسلام کا نقشہ

وہ ہوچکا دامانِ سحر مطلعِ انوار
خیمے سے برآمد وہ ہوئے سیّدِؑ ابرار
یوں ساتھ ہیں شبیرؑ کے عباسِؑ وفادار
جیسے کہ ہوں ہمراہِ نبیؐ حیدرِؑ کرّار
سرورؑ نے انہیں جعفرِ طیارؑ بنایا
دے کر علمِ فوج علمدار بنایا

پھر قلب میں سرورؑ نے کیا ان کو مقرر
تھا میمنۂ شہؑ پہ بنِ قیس سا افسر
اور میسرے پر ابنِ مظاہرؑ سا دلاور
اس طرح سے ترتیب دیا چھوٹا سا لشکر
بے شیر بھی شامل ہے شہادت کے شرف میں
گو بچے کا جُھولا نظر آتا نہیں صف میں

القصہ بجے طبل ۔ چھڑی جنگ ۔ چلے تیر
ان بیکسوں کے قتل کی ہونے لگی تدبیر
اُٹھنے لگے نیزے تو چمکنے لگی شمشیر
میدان بنا حشر کے میدان کی تصویر
پیوسوں کا لہو بہنے لگا گرم زمیں پر
ایک ایک فدا ہونے لگا سرورِؑ دیں پر

جب آگیا عاشور کے دن ظہر کا ہنگام
کہنے لگا یہ شاہؑ سے اک ناصرِ اسلام
مولاؑ ہو عبادت کے فریضہ کا سر انجام
شہؑ نے کہا کہہ دو یہ عدو سے مرا پیغام
دو وقت کہ درپیش ہے طاعت کا فریضہ
ہوجائے ادا تاکہ عبادت کا فریضہ

www.emarsiya.com

گویا ہوا یوں فوجِ عدو سے وہ خوش انجام | فرماتے ہیں یہ جان و دلِ بانیٔ اسلام
مہلت ملی اتنی کہ فریضے کا ہو اتمام | بولا یہ حُصینِ سقری سُن کے یہ پیغام

میدان میں طاعت کی ضرورت ہو تو کرلیں
مقبول اگر اُن کی عبادت ہو تو کرلیں

اے اہلِ عزا پوچھنا ہے بس مجھے اتنا | یہ کون ہے شبیرؑ محمدؐ کا نواسا
جب تک نہ یہ پُشتِ شہِؐ لولاک سے اُترا | سر سجدۂ خالق سے نہ احمدؐ نے اُٹھایا

دیتے نہیں اللہ کی طاعت کی بھی مہلت
اُس کو نہیں ملتی ہے عبادت کی بھی مہلت

آمادہ عبادت کیلئے جب ہوئے سرورؑ | تب سامنے کچھ آ کے کھڑے ہوگئے یاور
تیروں کی تھی بوچھار سعیدِ ازلی پر | اس شان سے کرتے تھے عبادت شہِؑ صفدر

میدان میں اللہ کی طاعت کو نہ چھوڑا
اس وقت بھی سرورؑ نے عبادت کو نہ چھوڑا

جب ابنِ مظاہرؑ نے سُنی شُوم کی گفتار | فرمایا کہ کیا بکتا ہے او دین کے غدّار
کیا جانے گا تو طاعتِ شبیرؑ کا معیار | زہراؑ کا پسر ہے پسرِ احمدِؐ مختار

شبیرؑ کی سیرت جو ہے سیرت ہے نبیؐ کی
احمدؐ کی عبادت ہے نماز ابنِ علیؑ کی

پھر عرض یہ کی شاہؑ سے اے نوحِؑ شہیداں | جذباتِ شہادت کا مرے دل میں ہے طوفاں
اب ضبط کا یارا نہیں مولاؑ کسی عنواں | میداں کی رضا دیجے کہ ہوجاؤں میں قرباں

لڑنے میں ادا ہونگی مودّت کی نمازیں
میداں میں پڑھونگا میں محبت کی نمازیں

www.emarsiya.com

آقا میں قدم راہِ محبت پہ دھروں گا | افواج کی تعداد سے ہرگز نہ ڈروں گا
مرتے ہوئے دم آپ کا یا شاہؑ بھروں گا | اپنے ہی لہو سے میں وضو رن میں کروں گا

انجام ۔ عبادت کا ہو ۔ بالیں پہ قضا ہو
مرکب سے جو گر جاؤں تو سجدہ بھی ادا ہو

یہ کہہ کے کیا گھوڑے کو ہلکا سا اشارا | بیتابیٔ راکب سے فرس بن گیا پارا
بھرنے لگا رہ رہ کے جو میداں میں ترارا | چلنے میں ہوا لینے لگی اس کا سہارا

بولا یہ فلک ابرِ بہاراں نظر آیا
اس دَور میں بھی تختِ سلیماںؑ نظر آیا

میدان میں اب جادۂ طاعت پہ ہے گھوڑا | رہوار نے رفتارِ زمانی کو بھی توڑا
غازی نے اسے کانپتے ہاتھوں سے جو موڑا | رعشہ بنا راکب کا لرزتا ہوا کوڑا

گلزارِ شہادت کی صبا اس کو بنایا
اس ضربِ مسلسل نے ہوا اس کو بنایا

سائے کی طرح اس پہ ہے دامانِ نمازی | لے جائیگا یہ جنگ کے میدان میں بازی
بیٹھا ہوا ہے پُشت پہ مرکب کی جو غازی | شمشیرِ برہنہ کی طرح چلتا ہے تازی

راکب کی زمانے میں مُسلّم ہے شجاعت
میدان میں مرکب پہ مُجسّم ہے شجاعت

راکب سے عیاں بحرِ شجاعت کا تموّج | دل میں ہے نہاں جذبۂ نصرت کا تموّج
نظروں میں ہے طوفانِ شہادت کا تموّج | رعشہ ہے کہ دریائے محبت کا تموّج

کر گزرے گا یہ شیر جو امکان میں ہوگا
حملہ جو کرے زلزلہ میدان میں ہوگا

www.emarsiya.com

اب چاہتا ہے میری طبیعت کا تقاضا | الفاظ کی صورت میں مجاہد کا ہو نقشا
لکھتا تو ہوں میں ابنِ مظاہرؑ کا سراپا | لیکن اثرِ ذکرِ ضعیفی سے ہوں ڈرتا

سیماب کی تصویر نہ ہو ہاتھ میں میرے
رعشہ ۔ دمِ تحریر نہ ہو ہاتھ میں میرے

سودائے مودّت ہے بھرا جس میں وہ سر ہے | باندھی گئی جو نصرتِ شہؑ میں وہ کمر ہے
بالوں کی سپیدی ہے کہ جنت کی سحر ہے | جو بیکسئی شاہؑ پہ ٹھیری وہ نظر ہے

ہیں نقشِ قدم ۔ نقشِ گلستانِ محبت
ہاتھ ایسے کہ جن ہاتھوں میں دامانِ محبت

ایمان کا گویا ہے الف ناک کا نقشا | ظاہر ہے جبیں سے دلِ پُر نور کا جلوا
رخساروں پہ ہے عکس جوانیٔ زلیخا | آنکھوں پہ گھنے ابروؤں کا پڑتا ہے سایا

نازک ہے جگہ پھر بھی پری جھوم رہی ہے
تلواروں کے سائے میں نظر گھوم رہی ہے

ہے جنبشِ دل سلسلہ جنبانِ محبت | سینے میں ہر اک سانس ہے مہمانِ محبت
پہلو میں ہے دل یا کہ ہے قرآنِ محبت | افضل ہے فرشتوں سے یہ انسانِ محبت

ہے غرقِ وِلا ہر بُنِ مو اس کے بدن کا
اک پھول یہ ہے اجرِ رسالت کے چمن کا

پیری میں جواں کو سبقِ عزم پڑھایا | فوجوں کی طرف دیکھکے نیزے کو اُٹھایا
اک حُسنِ شجاعت سے جو تیوری کو چڑھایا | آئینہ ۔ زلیخا کی جوانی نے دکھایا

معراج پہ ہے جذبۂ نصرت کی جوانی
آئی ہے نظر آج محبت کی جوانی

www.emarsiya.com

طاقت جو بڑھی بڑھ ہی گیا زُورِ لسانی
رُخ پر نظر آنے لگی تیور کی جوانی
باقی نہ رہی کچھ بھی ضعیفی کی نشانی
پیاسے تھے مگر آہی گیا چہرے پہ پانی

شہؑ کے دلِ مضطر پہ فدا ہوگیا رعشہ
بس چوم کے ہاتھوں کو جُدا ہوگیا رعشہ

ایمان ہے یا دل میں شہادت کی تمنا
تبدیل جوانی میں ہوا ان کا بڑھاپا
ہمت کو لئے جذبۂ نصرت جونہی اُبھرا
چہرے کی مٹیں جُھریاں جب تیغ کو دیکھا

شادابیاں یوں صفحۂ رُخ پر اُبھر آئیں
دریائے ضعیفی کی نہ موجیں نظر آئیں

فوجوں کے قریں رن میں جو آیا یہ غضنفر
چہرے سے نمایاں ہوئے کچھ غیظ کے تیور
میدان میں تھا پیشِ نظر منظرِ لشکر
گویا ہوا یوں گھوڑے کی گردن کو تھپک کر

گُم گشتۂ عرفاں جو ہے وہ جان لے مجھکو
واقف نہیں جو مجھ سے وہ پہچان لے مجھکو

میں اُن کا فدائی ہوں جو ہیں طیب و طاہر
سب جانتے ہیں مجھ کو فنِ جنگ میں ماہر
دُنیا مجھے کہتی ہے حبیبؑ ابنِ مظاہر
سوگند زلیخا کی بڑھاپا ہے بظاہر

تیغوں سے لڑونگا میں سنانوں سے لڑونگا
بوڑھا ہوں مگر اب تو جوانوں سے لڑونگا

اے ظالمو معلوم ہے تم کو مرا پایا؟
فیضِ شہِ خیبرؑ کا شرف میں نے ہے پایا
سر پر مرے خود ظلِّ الٰہی کا ہے سایا
حیدرؑ نے منایا و بلایا ہے بڑھایا

کرتا رہا عرفان اور ایقان مکمل
پڑھتا ہوں میں ہر رات میں قرآن مکمل

www.emarsiya.com

مانا مجھے دو روز سے ہے تشنہ دہانی | اس رنگ میں بھی رکھتا ہوں میں زُورِ لسانی
اک آتشِ سیّال ہے دریا کی روانی | شبیرؑ جو پیاسے ہیں تو پانی نہیں پانی

پیاسا ہوں مگر پیاس کی تاثیر جُدا ہے
اس تشنہ دہانی میں بھی پانی کا مزا ہے

کچھ عقل سے تو کام لو آشفتہ بیانو | جنت کی طرف آؤ مری بات کو مانو
حُکامِ دل آزار کے اے مرتبہ دانو | احمدؐ کی قسم رُتبۂ شبیرؑ کو جانو

کہتے ہیں اسے شافعِ محشر کا نواسہ
یہ ایک ہے دُنیا میں پیمبرؐ کا نواسہ

اے شامیو یہ فاطمہؑ زہرا کا ہے دلبر | احمدؐ کے ہیں انداز تو حیدرؑ کے ہیں تیور
ہوگا یہ جری اپنے مقاصد میں مظفر | بیعت کا گلا کاٹے گا یہ سر کو کٹا کر

یہ خلق کا رہبر ہے ولی ابنِ ولی ہے
شبیرؑ کی شہ رگ نہیں شمشیرِ علیؑ ہے

یہ اُس کا ہے دلبر جو شہنشاہِ اُمم ہے | مصباحِ شریعت یہ ہے ۔ یہ شمعِ حرم ہے
زہراؑ کا پسر صاحبِ اکرام و حشم ہے | پیاسا اُسے رکھا ہے جو دریائے کرم ہے

پاس اُس کا کرو شافعِ محشر کا ہے بیٹا
یہ تشنہ دہاں ساقیٔ کوثر کا ہے بیٹا

دیکھو اسے تم پردۂ غفلت کو اُٹھا کر | حُلّے اسے جبریل نے پہنائے تھے لا کر
پھرتے تھے پیمبرؐ اسے کاندھے پہ بٹھا کر | پالا ہے اسے فاطمہؑ نے دودھ پلا کر

ہر بات میں لذت ہو نہ کیوں صدق و صفا کی
چُوسی ہے زباں اس نے رسولِؐ دوسرا کی

www.emarsiya.com

جنت اسی سرورؑ کی مودّت کا صلا ہے
کاندھوں پہ اسی کے تو طہارت کی عبا ہے
یہ راکبِ دوشِ شہِؐ لولاک لَما ہے
ایمان اسی کی تو محبت بخدا ہے

جنت کی سحر ۔ چہرۂ تاباں سے عیاں ہے
یہ وہ ہے جو سردارِ جوانانِ جناں ہے

تم پر نہ حقائق نہ نصیحت کا اثر ہے
پردے ہیں پڑے عقل پہ مفلوج نظر ہے
وہ سامنے میدان میں زہراؑ کا پسر ہے
حیدرؑ کی وہ ہے تیغ وہ جعفرؑ کی سپر ہے

ہے رنگ عیاں ہاشمی و مطلبی کا
دیکھو ۔ سرِ سرورؑ پہ عمامہ ہے نبیؐ کا

کچھ بھی نہ یزید و شہِؑ والا میں ہے نسبت
مئے جان ہے اُسکی تو یہ ہیں روحِ طہارت
وہ نغموں کا شیدا ہے اذاں سے انہیں رغبت
دوزخ کا وہ کُندا ۔ تو یہ ہیں سیّدِ جنت

واں اُسکے عرق میں ابوسفیان کی بُو ہے
یاں ان کی تو رگ رگ میں پیمبرؐ کی لہو ہے

ظُلمات اُدھر مطلعٔ انوار ادھر ہے
دوزخ ہے اُدھر ۔ خلد کا گلزار ادھر ہے
ہے فسق اُدھر ۔ زُہد کا معیار ادھر ہے
دینار اُدھر ۔ دولتِ کردار ادھر ہے

دل میں اُدھر اوہام ہیں ۔ ایقان ادھر ہے
بے دینیاں اُس سمت ہیں ایمان ادھر ہے

تخریب اُدھر ۔ دین کی تعمیر ادھر ہے
بد خُلق اُدھر ۔ خُلق کی تصویر ادھر ہے
عصیاں ہے اُدھر ۔ مرکزِ تطہیر ادھر ہے
بیداد اُدھر ۔ صبر کی شمشیر ادھر ہے

سیراب اُدھر ۔ پیاس کی اقلیم ادھر ہے
دجلہ ہے اُدھر ۔ کوثر و تسنیم ادھر ہے

www.emarsiya.com

نغمہ ہے اُدھر دین کا پیغام ادھر ہے | زُنّار اُدھر ۔ کعبہ کا احرام ادھر ہے
رہزن ہے اُدھر ۔ رہبرِ اقوام ادھر ہے | ظاہر ہے اُدھر ۔ باطنِ اسلام ادھر ہے

ہے ظلم اُدھر ۔ عدل کی میزان ادھر ہے
قُرنا ہے اُدھر ۔ بولتا قرآن ادھر ہے

وہ نفس کا بندہ ہے یہ ہیں بندۂ معبود | یہ علم کے دریا ہیں وہاں علم ہے مفقود
فولاد کا دل اُس کا ۔ یہ ہیں رحم کے داؤدؑ | یہ فخرِ براہیمؑ ۔ زمانے کا وہ نمرود

یہ عونِ محمدؐ ہیں وہ ہے عونِ اُمیہ
یہ موسیٰ ہاشم ہیں ۔ وہ فرعونِ اُمیہ

لاریب یہ ہیں صاحبِ اعجاز بیانی | مجبور کرے گی اِنہیں کیا تشنہ دہانی
تڑپا نہیں سکتی کبھی دریا کی روانی | اے سنگ دلو ۔ شاہؑ کی ٹھوکر میں ہے پانی

اینٹھی ہے زباں پیاس سے اور اُف نہیں کرتے
اب بھی یہ امامت کا تصرف نہیں کرتے

یہ مُلک کی خواہش میں وطن سے اگر آتے | انصار کی تعداد کو ہر گز نہ گھٹاتے
بیعت نہ اُٹھاتے نہ کبھی شمع بُجھاتے | اس موسمِ گرما میں نہ شش ماہے کو لاتے

سب گود کے پالوں کو یہاں لائے ہیں شبیرؑ
بس دیں کی حفاظت کیلئے آئے ہیں شبیرؑ

کیا ہوگیا تم کو کہ شرافت نہیں رکھتے | کہتے ہیں عرب خود کو حمیّت نہیں رکھتے
آنکھوں میں بصارت ہے بصیرت نہیں رکھتے | دل رکھتے ہیں اور اجرِ رسالت نہیں رکھتے

حاکم جو تمہارا ہے وہ فاسق ہے لعیں ہے
اُس سے ہے محبت تمہیں جو دشمنِ دیں ہے

www.emarsiya.com

کرتا نہیں یہ دشمنِ دیں دین کی عزت
بالفرض حسینؑ ابنِ علیؑ کرلیں جو بیعت
اس کی تو نگاہوں میں تماشہ ہے نبوت
سب رائیگاں ہوجائیگی تبلیغِ رسالت
مذہب کو مٹا ڈالیں گے ۔ آئینِ یزیدی
ہوجائیگا یہ دینِ نبیؐ ۔ دینِ یزیدی

دُنیائے عمل میں کوئی دیندار نہ ہوگا
کعبے کو گرا دینے سے انکار نہ ہوگا
اللہ کی توحید کا اقرار نہ ہوگا
انسان تو ہونگے کوئی کردار نہ ہوگا
شیشے میں اُتر آئیگی گلفام کی صورت
ساغر میں نظر آئیگی اسلام کی صورت

کردیگا فنا دین کو اقدامِ یزیدی
قرآں کو مٹا ڈالیں گے احکامِ یزئدی
نغموں سے سُنا جائیگا پیغامِ یزیدی
مذہب کا گلا کاٹے گی صمصامِ یزیدی
اسلام کو پہچاننے والا نہ رہے گا
خالق کا کوئی ماننے والا نہ رہے گا

فاسق کا عمل ہوگا جہاں کے لئے حُجت
بالکل ہی بدل جائیگی اسلام کی صورت
خود ساختہ ہوجائینگے احکامِ شریعت
ذہنوں میں پلٹ آئینگے ایامِ جہالت
دل میں نظر آئینگے صنم ۔حرص و ہوا کے
آجائینگے پھرلات وہُبل گھر میں خدا کے

جب ختم ہوی رن میں مجاہد کی یہ تقریر
اس پند ونصیحت کی نہ جب کچھ ہوی تاثیر
سمجھے نہیں ہم کچھ بھی یہ کہنے لگے بے پیر
غیظ آگیا غازی کو نظر کی سُوئے شمشیر
یوں سُرخ ہوئے دیدۂ دلگیر کے ڈورے
کُھلنے لگے خود قبضۂ شمشیر کے ڈورے

www.emarsiya.com

یہ مرد ہے میداں کا شجاعت میں ہے کامل | غازی کی نگاہوں میں شہادت کی ہے منزل
اس راہ میں پیری کی نہ حائل ہوی مشکل | بڑھنے لگا اس عُمر میں بھی ولولۂ دل
پیری میں عزائم کی نشانی نظر آئی
تلوار کی صیقل میں جوانی نظر آئی

حاصل جو ہوا عزم کی جاگیر پہ قبضہ | عزت نے کیا نفس کی توقیر پہ قبضہ
تیور نے کیا غیظ کی تاثیر پہ قبضہ | رعشے نے کیا قبضۂ شمشیر پہ قبضہ
اب تیغ کی جنبش کے مقابل ہوئے اعدا
بجلی جو تڑپ کر گری بسمل ہوئے اعدا

تلواریں جو ٹکراتی ہیں اُڑتے ہیں شرارے | ہر زخم سے ہوتے ہیں رواں خون کے دھارے
سر گرتے ہیں یا ٹوٹتے ہیں نحس ستارے | اس بوڑھے مجاہد نے جواں ساٹھ ہیں مارے
اس جنگ سے حیران ہر اک اہلِ دغا ہے
موسم ہے ضعیفی کا۔ جوانی کی وغا ہے

سردار جو ہیں لیکے نشاں بھاگ رہے ہیں | ہاتھوں میں ہیں گو تیغ و سناں بھاگ رہے ہیں
دیتی نہیں شمشیر اماں بھاگ رہے ہیں | اک بوڑھے کا حملہ ہے جواں بھاگ رہے ہیں
اس رنگ سے ذلت کی نشانی نہیں دیکھی
ایسی کبھی توہینِ جوانی نہیں دیکھی

پینے کا یہ ہے وقت کہاں ہے مرے ساقی | چہرے سے مرے جوش عیاں ہے مرے ساقی
کچھ اور ہی اندازِ بیاں ہے مرے ساقی | ہے ضعف مگر طبع جواں ہے مرے ساقی
آسان نہیں جنگ کے ماہر کی لڑائی
لکھتا ہوں حبیبؑ ابنِ مظاہر کی لڑائی

www.emarsiya.com

پینے سے اسی کے مرا کافور الم ہے | دُنیا میں بھی عُقبا میں بھی ساقی کا کرم ہے
کہدونگا میں یہ موت سے غالبؔ کی قسم ہے | ’’گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے‘‘

ہے جلوہ نما روحِ مسیحا مرے آگے
اے موت ذرا تھم کہ ہے مولاؑ مرے آگے

لاکھوں ہیں اس آفاق میں مستانوں کی قسمیں | مینا کی نگاہوں میں ہے پیمانوں کی قسمیں
میخواروں سے پوچھے کوئی میخانوں کی قسمیں | دیوانے بتا سکتے ہیں دیوانوں کی قسمیں

اللہ کا ہے شُکر کہ فرزانہ ہوں ساقی
ہشیار ہوں لیکن ترا دیوانہ ہوں ساقی

امکان جہاں ختم ہے اُس جا ہے تری حد | توحید کی تبلیغ کا نظروں میں ہے مقصد
معراج کی تصویرِ مجسم ہے ترا قد | دیکھا تجھے دُنیا نے سرِ دوشِ محمدؐ

ہر ذرّہ نہ شاہد ہو کیوں اقلیمِ حرم کا
سکہ چلا کعبے میں ترے نقشِ قدم کا

پینے ہی سے مجھ میں ہے بلندیٔ تفکُر | پیمانۂ دل میں ہے اسی مئے کا تقاطُر
معلوم ہے ساقی تجھے میرا یہ تاثُر | ہے ابنِ مظاہرؑ کے بڑھاپے کا تصور

میخوار ۔ تمنائیِ اندازِ کرم ہے
ساغر دے چھلکتا ہوا رعشے کی قسم ہے

مئے سے ہو زباں تر تو بڑھے زُورِ لسانی | طفلی کا زمانہ ہو کہ ہو دَورِ جوانی
پینے میں نہیں اس کے کوئی قیدِ زمانی | تفسیر اسی کی ہے زلیخا کی جوانی

ہے ابنِ مظاہرؑ کی قسم دُور ہو رعشہ
بوڑھے جو پیئں اس کو تو کافور ہو رعشہ

www.emarsiya.com

کرتی ہے یہ ایمان کی دولت میں اضافہ
کرتی ہے یہ اخلاصِ عبادت میں اضافہ
کرتی ہے یہ الفت کی حقیقت میں اضافہ
کرتی ہے یہ خود اجرِ رسالت میں اضافہ

کہتے ہیں اسے اصل میں ایمانِ محبت
تفسیر اسی مئے کی ہے قرآنِ محبت

آدمؑ کے صفی ہونے کا بس راز یہی ہے
عیسیٰؑ کی کرامات کی دمساز یہی ہے
دراصل سلیمانؑ کی پرواز یہی ہے
گلزارِ براہیمؑ کا اعجاز یہی ہے

طوفاں میں ہوئے نوحؑ بھی پُر جوش اسی سے
موسیٰؑ بھی ہوئے طُور پہ مدہوش اسی سے

ساقی وہ گھرا فوج میں شبیرؑ کا غمخوار
عبدالہِ خوزہ نے سناں کا جو کیا وار
وہ جسم پہ پڑنے لگی تلوار پہ تلوار
گھوڑے سے گرا خاک پہ وہ شہؑ کا وفادار

آواز دی رُتبہ کو بڑھا جائیے مولاؑ
جاتا ہوں میں دُنیا سے بس اب آئیے مولاؑ

مٹتا ہوں میں ہستی کے ورق سے ۔ نظری ہوں
عُقبا کا مسافر ہوں ۔ جہاں سے سفری ہوں
پہلو میں مرے شیر کا دل ہے ۔ جگری ہوں
میں شام کی فوجوں میں چراغِ سحری ہوں

مرتے ہوئے بھی میری زباں اُف نہ کہے گی
بُجھنے میں بھی لَو آپ کی جانب ہی رہے گی

سُنکر یہ صدا لاش پہ آئے شہِ ذیشاں
چہرے پہ ہے آلودۂ خوں زلفِ پریشاں
دیکھا کہ جری رن میں ہے کچھ دیر کا مہماں
رُخ دیکھ کے سرورؑ کا مجاہد ہوا خنداں

یہ حال تھا دُنیا سے سفر کر گیا غازی
شبیرؑ کے رُخ پر تھی نظر مر گیا غازی

www.emarsiya.com

پیاسا ہی گیا دہر سے پیاسے کا یہ مہماں | جاں دے کے ہوا مقصدِ شبیرؑ پہ قرباں
جب ذبح ہوا عصر کو زہراؑ کا دل و جاں | میدان لڑائی کا بنا گنجِ شہیداں

ان لاشوں میں تھا فاطمہؑ کے ماہ کا لاشہ
تھا گرم زمیں پر شہِؑ ذیجاہ کا لاشہ

ڈھایا کئے کیا کیا نہ مظالم یہ بد افعال | گھوڑوں سے کیا لاشۂ شبیرؑ کو پامال
تیروں سے تنِ پاک تھا مظلوم کا غربال | بے گوروکفن خاک پہ تھا فاطمہؑ کا لال

دُنیا نے سُنا دین کے پیغام کا گریہ
بالیں پہ ہوا غیرتِ اسلام کا گریہ

تھا جسم تو ریتی پہ سناں پر سرِ سرورؑ | ظاہر میں تو عُریاں تھا زمیں پر تنِ اطہر
باطن میں مگر اس پہ تھی تطہیر کی چادر | نظریں تھیں براہیمؑ کی اور حلق کا منظر

لرزاں ہوئے جب شہ رگِ شبیرؑ کو دیکھا
دل تھامے ہوئے خواب کی تعبیر کو دیکھا

لاشوں سے عجب شامِ غریباں کا تھا منظر | حسرت سے اسے دیکھ رہے تھے مہ و اختر
کس منہ سے کہوں میں کہ تھا عُریاں تنِ اطہر | طائر تھے وہاں سایہ فگن کھولے ہوئے پر

محسن کو نہ پہچانے وہ فرخندہ لقب کیا
فُطرس کے پروں کا بھی ہو سایہ تو عجب کیا

میدان میں تھیں میتیں سب بے سروساماں | تھا نور فشاں لاشۂ شاہنشۂ ذیشاں
آغشتۂ خوں خاک پہ تھی آیتِ قرآں | تھے گریہ کُناں اہلِ حرم باسرِ عُریاں

دھندلا سا جو ماحول میں لاشوں کے سماں تھا
وہ زینبؑ و کلثومؑ کی آہوں کا دھواں تھا

www.emarsiya.com

یوں بند ہوی تیسرے دن لاشوں کی فریاد | مقتل میں بااعجاز نمایاں ہوئے سجادؑ
قریے کے بھی موجود تھے میدان میں افراد | ان لوگوں نے کی عابدِؑ بیمار کی امداد

تھا زیرِ سماں فاطمہؑ کے ماہ کا لاشہ
مدفون ہوا تیسرے دن شاہؑ کا لاشہ

اب ابنِ مظاہرؑ بھی ہوئے دفن زمیں میں | ہے ان کی جگہ قُربِ شہِؑ عرش مکیں میں
گویا کہ ہیں تا حشر نہاں خُلدِ بریں میں | اب بھی ہے لحد انکی رواقِ شہِؑ دیں میں

تقدیر سے ہیں صاحبِ تطہیر کے درباں
یہ آج بھی ہیں روضۂ شبیرؑ کے درباں

تقدیر نے پنہایا اِنہیں تاجِ شہادت | پہنچاتی ہے کس منزلِ اعلیٰ پہ محبت
موسوم جو ہے حضرتِ حُجتؑ سے زیارت | کرتی ہے وہ دُنیا پہ عیاں انکی جلالت

پُر کیف ہیں مستانۂ خُمّی کے ہیں مصداق
یہ بھی بابِی اَنتَ و اُمیّ کے ہیں مصداق

باقرؔ ہے یہی وقتِ دُعا آنکھ جو نم ہے | صادر عملِ نیک ہوں جب تک کہ یہ دم ہے
یارب ترا ہر حال میں بندوں پہ کرم ہے | پیریٔ حبیبؑ ابنِ مظاہر کی قسم ہے

دیکھوں عملِ خیر میں ایماں کی جوانی
دل میں رہے حُبِ شہِؑ مرداں کی جوانی

www.emarsiya.com